

حضرت آدم علیہ السلام نے عرض کی

یا ربِّ! اسألک بحق محمد لما غفرت لی

اے پروردگار! میں تجھ سے محمد ﷺ کے وسیلہ سے سوال کرتا ہوں کہ میری مغفرت فرما۔

وسیلہ

حضرت مولانا محمد بشیر فاروق قادری

بانی سیلانی ویلفیئر انٹرنیشنل ٹرسٹ

مصنف

مفتی محمد راشد القادری

(اسلامک ریسرچ اسکالر، سیلانی ویلفیئر انٹرنیشنل ٹرسٹ)

حضرت آدم علیہ السلام نے عرض کی:

یَا رَبِّ! اَسْاَلُکَ بِحَقِّ مُحَمَّدٍ لِمَا غَفَرْتَ لِیْ

اے پروردگار! میں تجھ سے محمد ﷺ کے وسیلے سے سوال کرتا ہوں کہ میری مغفرت فرما۔

(المستدرک للحاکم، رقم الحدیث: ۴۲۲۸)

وسیلہ

حضرت مولانا محمد بشیر فاروق قادری

بانی سیلانی ویلفیئر انٹرنیشنل ٹرسٹ

مصنف

مفتی محمد راشد القادری

آزاد پبلشرز
۵۶، اردو بازار
کراچی
PH : 32631839,32620178
E-mail : azadpublishers@gmail.com

تقریظ

اَلْحَمْدُ لِلّٰہِ رَبِّ الْعٰلَمِیْنَ وَالصَّلٰوۃُ وَالسَّلَامُ عَلٰی رَحْمَۃٍ لِّلْعٰلَمِیْنَ اَمَّا بَعْدُ!

اللہ تبارک وتعالیٰ کے فضل وکرم اور مصطفی جانِ رحمت ﷺ کے صدقے وطفیل یہ کتاب بنام ''وسیلہ'' منظر عام پر آچکی ہے۔

صاحب کتاب (مفتی محمد راشد القادری) نے وسیلہ کے مفہوم کو قرآن وحدیث کی روشنی میں بڑے اَحسن اور آسان انداز میں بیان کیا ہے۔ اور مدلل ثبوت پیش کیا ہے۔

اور اس موضوع کو سمجھنے کے لئے بطور تمہید جو ابتدائیہ تحریر فرمایا ہے وہ قابل صد تحسین اور ذوق مطالعہ کی تسکین کے لئے کافی ہے۔ وسیلے کے مفہوم کو سمجھنے کے لیے اس حدیث پاک پر غور کریں:

''دعا زمین وآسمان کے درمیان ٹھہری رہتی ہے جب تک بندہ اپنے نبی ﷺ پر درود نہ بھیجے، دعا بلند نہیں ہوتی'' اندازہ لگائیں جب بندے کی دعائیں بغیر وسیلہ مصطفی ﷺ کے مستجاب نہیں ہوتی تو بندہ کیسے مقبول ہوسکتا ہے۔۔۔؟

حضور اکرم ﷺ کا وسیلہ آپ ﷺ کی ولادت سے قبل یعنی حضرت آدم علیہ السلام سے لے کر حضرت عیسیٰ علیہ السلام تک، اور حضور اکرم ﷺ کی ولادت کے بعد سے لے کر وصال مبارک کے بعد تک رب تعالیٰ کی بارگاہ میں پیش کیا جاتا رہا جس کا تفصیلی ذکر مصنف نے کتاب میں کردیا ہے۔

اللہ تعالیٰ اس کاوش کو اپنی بارگاہ میں قبول ومنظور فرمائے اور اس کے مصنف مفتی محمد راشد القادری کے علم، عمل، عمر میں مزید برکتیں اور ترقیاں عطا فرمائے۔

آخر میں اللہ تبارک وتعالیٰ کے حضور دعا ہے کہ وہ اپنے پیارے حبیب کریم ﷺ تمام انبیاء کرام علیہم السلام، صدیقین، شہداء وصالحین رضی اللہ عنہم اجمعین کے صدقے وطفیل تمام امت کی تمام نیک حاجتوں کو پورا فرمائے۔ آمین یا رب العٰلمین۔

العارض:

محمد لبیب فاروق قادری

انتساب

ہم اس کتاب کو سرورِ دو جہاں شاہِ کون و مکاں ﷺ کی طرف منسوب کرتے ہیں اور اس کا ثواب بالخصوص سرکار ﷺ اور آپ ﷺ کی ساری امت کے لئے ایصال کرتے ہیں اور دعا کرتے ہیں کہ اللہ تعالیٰ اس کتاب سے امتِ مسلمہ کو استفادہ کرنے کی توفیق عطا فرمائے اور ہمارے لئے ذریعہ نجات بنائے۔ آمین

کتاب ---------- وسیلہ

بفیضانِ نظر ---------- حضرت مولانا محمد بشیر فاروق قادری

مصنف ---------- مفتی محمد راشد القادری سلمہٗ الباری

کمپوزنگ ---------- سید سمیر حسین

ناشر ---------- آزاد پبلشرز 56 اُردو بازار کراچی

website : www.azadpublishers.com

فہرست

ابتدائیہ: پہلے اسے پڑھیے!

اَلْحَمْدُ لِلّٰہِ رَبِّ الْعٰلَمِیْنَ وَالصَّلٰوۃُ وَالسَّلَامُ
عَلٰی رَحْمَۃٍ لِّلْعٰلَمِیْنَ اَمَّا بَعْدُ!

اللہ تبارک وتعالیٰ کے فضل وکرم اور مصطفیٰ جانِ رحمت ﷺ کی نظرِ عنایت کے طفیل یہ رسالہ بنام "وسیلہ" آپ کے ہاتھوں میں ہے۔

شریعت میں چار طرح کا وسیلہ ثابت ہے

قرآن کریم واحادیث مبارکہ سے چار طرح کا وسیلہ ثابت ہے۔

۱۔ ولادتِ مصطفیٰ ﷺ سے قبل حضور ﷺ کے توسل سے فتح مانگنا۔

۲۔ مقبول بندوں کی حیاتِ بابرکت میں ان کا وسیلہ اختیار کرنا۔

۳۔ بزرگوں کی وفات کے بعد ان کا وسیلہ پکڑنا۔

۴۔ بزرگوں کے تبرکات سے وسیلہ پکڑنا۔(۱)

ذاتِ مصطفیٰ ﷺ سے وسیلہ کی تین صورتیں

وسیلہ کی تین صورتیں ہیں: (۱) وسیلہ جنانی (۲) وسیلہ لسانی (۳) وسیلہ عملی

(۱) وسیلہ جنانی: دل میں یہ عقیدہ رکھے کہ اللہ کی ہر نعمت ورحمت حضور اکرم ﷺ کے توسل سے ملے گی۔ جیسا کہ حضرت ربیعہ بن کعب اسلمی رضی اللہ عنہ نے حضور اکرم ﷺ سے جنت میں رفاقت کا سوال کیا:

أَسْأَلُكَ مُرَافَقَتَكَ فِي الْجَنَّةِ

میں جنت میں آپ کی رفاقت مانگتا ہوں (۲)

---

(۱) (تفسیر نعیمی، زیر تحت آیت ۳۵، ج ۶، ص ۳۹۳ مطبوعہ مکتبہ اسلامیہ لاہور)

(۲) (صحیح مسلم، کتاب الصلاۃ، باب فضل السجود والحث علیہ، ج ۱، ص ۳۵۳، رقم الحدیث: ۴۸۹ مطبوعہ: دار احیاء التراث العربی بیروت)

بخدا خدا کا یہی ہے در نہیں اور کوئی مفر مقر
جو وہاں سے ہو یہیں آ کے ہو جو یہاں نہیں تو وہاں نہیں

(۲) وسیلہ لسانی: زبان سے بارگاہِ الٰہی میں حضور ﷺ کے وسیلے سے دعا کرے۔ جیسا کہ حضرت عثمان بن حُنَیف رضی اللہ عنہ کی نابینا صحابی کی روایت جس کو خود رسول اللہ ﷺ نے توسل کی اجازت عطا فرمائی اور خود دعا بھی ارشاد فرمائی، جس کا تفصیلی ذکر باب سوم میں موجود ہے۔

(۳) وسیلہ عملی: نیک اعمال حضور اکرم ﷺ کی طرف سے کرے، جیسے نوافل، قربانی وغیرہ۔ جیسا کہ حضرت علی المرتضیٰ رضی اللہ عنہ کا معمول تھا:

ابو عیسیٰ محمد بن عیسیٰ ترمذی السلمی ۲۷۹ھ، اپنی سنن میں نقل فرماتے ہیں:

عَنْ عَلِيٍّ أَنَّهُ كَانَ يُضَحِّي بِكَبْشَيْنِ أَحَدُهُمَا
عَنِ النَّبِيِّ ﷺ وَالآخَرُ عَنْ نَفْسِهِ

حضرت علی رضی اللہ عنہ دو مینڈھوں کی قربانی فرماتے تھے ایک
نبی کریم ﷺ کی طرف سے اور ایک اپنی طرف سے۔ (۳)

یہ تمام صورتیں وسیلہ کی ہیں جو عین شریعت کے مطابق اور صحابہ کرام علیہم الرضوان کی زندگی سے ثابت ہیں۔ (۴)

اللہ تبارک وتعالیٰ کی بارگاہ میں دعا ہے کہ وہ ہمیں اپنے پیاروں کے نقش قدم پر چلنے کی توفیق رفیق عطا فرمائے۔

ابو رضا محمد راشد القادری العطاری
(اسلامک ریسرچ اسکالر، سیلانی ویلفیئر انٹرنیشنل ٹرسٹ)
(لیکچرار اسلامک اسٹڈیز، سرسید یونیورسٹی انجینئرنگ اینڈ ٹیکنالوجی)

---

(۳) (سنن ترمذی، کتاب الاضاحی، باب الاضحیۃ عن المیت، ج ۳ ص ۸۳، رقم الحدیث: ۱۴۹۵، مطبوعہ دار احیاء التراث العربی، بیروت)

(۴) (تفسیر نعیمی، زیر تحت آیت: ۳۵، ج ۶، ص ۳۹۹، مطبوعہ مکتبہ اسلامیہ لاہور)

باب اوّل

قرآنِ مجید کی روشنی میں وسیلہ کا ثبوت

اور

وسیلہ کا لغوی معنیٰ واقسام

وسیلہ کا لغوی معنیٰ

امام العلامۃ ابو الفضل جمال الدین محمد بن مکرم بن منظور المصری ۷۱۱ھ، لکھتے ہیں:

اَلْوَسِیْلَۃُ : ھِیَ فِی الْاَصْلِ مَا یُتَوَصَّلُ بِہٖ اِلَی الشَّیْءِ وَیُتَقَرَّبُ بِہٖ

درحقیقت وسیلہ وہ چیز ہے جس کے ذریعے کسی تک پہنچا جائے

اور اس کا قرب حاصل کیا جائے (۵)

امام ابو القاسم حسین بن محمد راغب اصفہانی رحمۃ اللہ علیہ، متوفی ۵۰۲ھ

لکھتے ہیں:

اَلْوَسِیْلَۃُ: اَلتَّوَصُّلُ اِلَی الشَّیْءِ بِرَغْبَۃٍ وَھِیَ اَخَصُّ

مِنَ الْوَصِیْلَۃِ لِتَضَمُّنِھَا لِمَعْنَی الرَّغْبَۃِ

وسیلہ کا معنیٰ کسی چیز کی طرف رغبت کے ساتھ پہنچنے کے ہیں اور وسیلہ میں رغبت کا پہلو شامل ہونے کی وجہ سے یہ وصیلہ سے خاص ہے۔ (۶)

وسیلہ کی دو قسمیں

اصل میں وسیلہ کی دو قسمیں ہیں: (۱) وسیلہ ممنوع (۲) وسیلہ مشروع

وسیلہ ممنوع (جس کی اجازت شرعی نہ ہو)

قرآن کریم میں جہاں کہیں وسیلہ کا انکار ہے وہاں بتوں کا وسیلہ یا کفار کے لئے وسیلہ مراد ہے۔ یا وہ وسیلہ مراد ہے جس کی پوجا پاٹ کی جاتی ہے۔

قرآن کریم میں ارشاد ہے: بت پرست لوگ کہتے تھے:

مَا نَعْبُدُھُمْ اِلَّا لِیُقَرِّبُوْنَآ اِلَی اللّٰہِ زُلْفٰی

ہم تو انہیں صرف اتنی بات کے لئے پوجتے ہیں کہ یہ

ہمیں اللہ کے پاس نزدیک کردیں (۷)

---

(۵) (لسان العرب، ج ۱۱، ص ۷۲۴، طبع: دار صادر بیروت)

(۶) (المفردات فی غریب القرآن، ص ۵۲۴، طبع: قدیمی کتب خانہ کراچی)

(۷) (القرآن المجید، سورۃ الزمر، سورۃ نمبر ۳۹، پارہ ۲۳، آیت ۳)

اس سے معلوم ہوا کہ مشرکین عرب، دشمنان خدا یعنی بتوں کو خدا تک رسائی کا وسیلہ سمجھ کر پوجتے تھے یعنی ان کے شرک کی دو وجوہات ہوئیں۔

(۱) دشمنان خدا کو اس تک پہنچنے کا وسیلہ سمجھنا۔ (۲) انہیں پوجنا۔

توجہ طلب!

بت پرست لوگ صرف وسیلہ اختیار کرنے کی وجہ سے مشرک نہ ہوئے، بلکہ مذکورہ دو وجوہات کی بناء پر مشرک قرار پائے۔

بعض مشرکین مقبول بندوں (حضرت عزیر علیہ السلام، حضرت عیسیٰ اور ملائکہ علیہم السلام) کو پوجتے تھے جیسا کہ ارشاد باری تعالیٰ ہے:

أُولَٰئِكَ الَّذِينَ يَدْعُونَ يَبْتَغُونَ إِلَىٰ رَبِّهِمُ الْوَسِيلَةَ أَيُّهُمْ أَقْرَبُ وَيَرْجُونَ رَحْمَتَهُ وَيَخَافُونَ عَذَابَهُ ۚ إِنَّ عَذَابَ رَبِّكَ كَانَ مَحْذُورًا

وہ مقبول بندے جنہیں یہ کافر پوجتے ہیں وہ آپ ہی اپنے رب کی طرف وسیلہ ڈھونڈتے ہیں کہ ان میں کون زیادہ مقرب ہے اس کی رحمت کی امید رکھتے اور اس کے عذاب سے ڈرتے ہیں بیشک تمہارے رب کا عذاب ڈر کی چیز ہے (۸)

Those chosen bondmen whom these infidels worship, they themselves seek access towards their Lord that who is nearer to Him in them, they hope for His mercy and fear His torment. No doubt, the torment of your Lord is a thing to be feared.

توجہ طلب!

اس سے معلوم ہوا کہ مقبول بندوں کو معبود سمجھ کر وسیلہ بنانا شرک ہے۔ جیسا کہ بت پرست مشرکوں کا دستور حیات رہا۔

☆ اسی آیت سے یہ بھی معلوم ہوا کہ مقبول بندے خود وسیلہ تلاش کرتے ہیں۔ جیسا کہ حضرت آدم علیہ السلام نے حضور علیہ الصلوٰۃ والسلام کا وسیلہ رب تعالیٰ

---

(۸) (القرآن المجید، سورۃ بنی اسرائیل، سورۃ نمبر ۱۷، پارہ ۱۵، آیت ۵۷)

کی بارگاہ میں پیش کیا تو آپ کی توبہ کو شرفِ قبولیت کے تاج سے نوازا گیا۔ تفصیل اسی کتاب کے باب دوم میں مذکور ہے۔

وسیلہ مشروع (جس کی اجازتِ شرعی ہو)

قرآن کریم میں جہاں وسیلہ کی تلاش کا حکم اور ثبوت ملتا ہے، وہاں اللہ تعالیٰ کے پیاروں کا وسیلہ یا مومنوں کے لیے وسیلہ مراد ہے۔

وسیلہ کی تلاش کا حکم

يَا أَيُّهَا الَّذِينَ آمَنُوا اتَّقُوا اللَّهَ وَابْتَغُوا إِلَيْهِ الْوَسِيلَةَ وَجَاهِدُوا فِي سَبِيلِهِ لَعَلَّكُمْ تُفْلِحُونَ

اے ایمان والو اللہ سے ڈرو اور اسکی طرف وسیلہ ڈھونڈو اور اس کی راہ میں جہاد کرو اس امید پر کہ فلاح پاؤ (۹)

'O believers! fear Allah and seek the means of approach to Him and strive in His way, haply you may get prosperity.

فائدہ : مذکورہ آیت میں اللہ تعالیٰ نے مومنوں سے خطاب فرما کر تین چیزوں کا حکم ارشاد فرمایا:

(۱) تقویٰ (۲) وسیلہ کی تلاش (۳) مجاہدہ، ان تینوں چیزوں پر فلاح و کامرانی کی نوید سنائی ہے۔

اس سے معلوم ہوا کہ مسلمان کو اعمال کے ساتھ انبیاء و اولیاء کا وسیلہ بھی ڈھونڈنا چاہیے کیونکہ اعمال تو (اِتَّقُوا اللّٰہَ) میں آ گئے تھے پھر تلاشِ وسیلہ کا حکم ہوا۔

یہ بھی معلوم ہوا کہ وسیلہ کی راہ میں کوشش کرنی چاہیے تاکہ وسیلہ حاصل ہو۔

یہ بھی معلوم ہوا کہ کوئی متقی مومن بھی بغیر وسیلہ کے ربّ تعالیٰ تک نہیں پہنچ سکتا۔ خیال رہے کہ اس حکم میں حضور اکرم ﷺ داخل نہیں کیونکہ آپ ﷺ سب کا وسیلہ ہیں۔ (۱۰)

---

(۹) (القرآن المجید، سورۃ المائدۃ، سورۃ نمبر ۵، پارہ ۶، آیت ۳۵)

(۱۰) (تفسیر نور العرفان، مجلد اول، پارہ ۶، سورۃ المائدۃ، المطبوعہ نعیمی کتب خانہ، گجرات)

روح قبض کرنے کے لیے ملک الموت علیہ السلام کا وسیلہ

ارشادِ باری تعالیٰ ہے:

قُلْ يَتَوَفّٰىكُمْ مَّلَكُ الْمَوْتِ الَّذِيْ وُكِّلَ بِكُمْ ثُمَّ اِلٰى رَبِّكُمْ تُرْجَعُوْنَ

تم فرماؤ تمھیں وفات دیتا ہے موت کا فرشتہ جو تم پر مقرر ہے پھر اپنے رب کی طرف واپس جاؤ گے۔(۱۱)

Say you, 'the angel of death who has been appointed over you causes you to die, then you shall be returned to your Lord'

فائدہ: مذکورہ آیت سے توسّل کا ثبوت ملتا ہے، حقیقت میں روح قبض کرنے والا اللہ تعالیٰ ہی ہے مگر یہ کام اپنے فرشتہ حضرت عزرائیل علیہ السلام کے توسّل سے پورا فرماتا ہے۔

بنی اسرائیل کا حضرت موسیٰ علیہ السلام سے توسّل

بنی اسرائیل جب صحرا و بیابان میں پریشان تھے تو انہوں نے حضرت موسیٰ علیہ السلام سے مخاطب ہو کر کہا:

يٰمُوْسٰى لَنْ نَّصْبِرَ عَلٰى طَعَامٍ وَّاحِدٍ فَادْعُ لَنَا رَبَّكَ
يُخْرِجْ لَنَا مِمَّا تُنْۢبِتُ الْاَرْضُ

اے موسیٰ! ہم سے تو ایک کھانے پر ہرگز صبر نہ ہوگا تو آپ اپنے رب سے دعا کیجیے کہ زمین کی اگائی ہوئی چیزیں ہمارے لیے نکالے(۱۲)

'O Moses, we will not remain content with one food, pray then to your Lord, that He bring forth for us of what the earth grows,

فائدہ: بنی اسرائیل نے حضرت موسیٰ علیہ السلام کا توسّل کیوں اختیار کیا؟

کیونکہ وہ جانتے تھے کہ پیاروں کا توسّل باعثِ حل المشکلات ہے۔ اس لیے انہوں نے آپ علیہ السلام سے کہا کہ وہ اپنے ربّ کی بارگاہ میں دعا کریں تاکہ

---

(۱۱) (القرآن المجید، سورۃ الم السجدۃ، سورۃ نمبر ۳۲، پارہ ۲۱، آیت ۱۱)

(۱۲) (القرآن المجید، سورۃ البقرۃ، سورۃ نمبر ۲، پارہ ۱، آیت ۶۱)

ان کی مشکلات حل ہو جائیں اور حاجات پوری ہو جائیں۔

حضرت یعقوب علیہ السلام کے بیٹوں کا اپنے والد سے توسّل

جس وقت حضرت یعقوب (علیہ السلام) کے بیٹے اپنی غلطی کی طرف متوجہ ہو گئے تو انہوں نے آپ سے کہا:

قَالُوْا يٰٓاَبَانَا اسْتَغْفِرْ لَنَا ذُنُوْبَنَآ اِنَّا كُنَّا خٰطِـِٕیْنَ

بولے اے ہمارے باپ! ہمارے گناہوں کی معافی مانگئے بیشک ہم خطاوار ہیں (۱۳)

They said, 'O our father! beg forgiveness of our sins, no doubt, we are sinful.

حضرت یعقوب (علیہ السلام) نے ان کے جواب میں فرمایا:

قَالَ سَوْفَ اَسْتَغْفِرُ لَكُمْ رَبِّیْ اِنَّهٗ هُوَ الْغَفُوْرُ الرَّحِیْمُ

کہا جلد میں تمہاری بخشش اپنے رب سے چاہوں گا بیشک وہی بخشنے والا مہربان ہے (۱۴)

He said, 'soon I shall beg my Lord to forgive you. 'Verily He is the Forgiving, the Merciful.

فائدہ: اس سے معلوم ہوا کہ پیاروں کا وسیلہ اختیار کرنا باعثِ نجات ہے۔۔۔۔ اور پیاروں کے توسّل سے دعائیں قبول ہوتی ہیں ۔۔۔۔ یہ بھی معلوم ہوا کہ پیاروں کی دعاؤں کو اللہ تعالیٰ قبول فرماتا ہے۔

حضرت عیسیٰ علیہ السلام کے توسّل سے اندھوں کو بینائی اور کوڑھ سے شفاء ملنا

اللہ کے نبی حضرت عیسیٰ روح اللہ علیہ السلام ارشاد فرما رہے ہیں:

وَاُبْرِئُ الْاَكْمَهَ وَالْاَبْرَصَ

اور میں شفا دیتا ہوں مادرزاد اندھے اور سپید داغ والے کو (۱۵)

---

(۱۳) (القرآن المجید، سورہ یوسف، سورہ نمبر ۱۲، پارہ ۱۳، آیت ۹۷)

(۱۴) (القرآن المجید، سورہ یوسف، سورہ نمبر ۱۲، پارہ ۱۳، آیت ۹۸)

(۱۵) (القرآن المجید، سورہ آل عمران، سورہ نمبر ۳، پارہ ۳، آیت ۴۹)

عقیدے کی اصلاح

ہر فردِ بشر جانتا ہے کہ اندھوں کو بینائی دینا اور کوڑھ کے مرض سے شفاء دینا اللہ کا کام ہے۔ مگر یہاں حضرت عیسیٰ روح اللہ علیہ السلام فرمارہے ہیں کہ "میں شفا دیتا ہوں مادرزاد اندھے اور سپید داغ والے کو" اور اللہ تعالیٰ ان کی بات کو قرآن کریم میں دلیل بنا کر پیش فرمارہا ہے۔

اس سے واضح ہو گیا کہ شفاء دینے والی ذات اللہ تعالیٰ کی ہے صرف شفاء کے لیے وسیلہ حضرت عیسیٰ علیہ السلام کو بنا دیا گیا۔ جس طرح طبیب صرف دوائی دینے کا وسیلہ بنتا ہے، اور شفاء اللہ تعالیٰ عطا فرماتا ہے۔

حضرت عیسیٰ علیہ السلام کے توسّل سے مُردوں کا زندہ ہونا

اللہ کے نبی حضرت عیسیٰ روح اللہ علیہ السلام ارشاد فرمارہے ہیں:

وَاُحْیِ الْمَوْتٰی بِاِذْنِ اللّٰهِ

اور میں مُردے جلاتا ہوں اللہ کے حکم سے (۱۶)

حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما نے فرمایا کہ عیسیٰ علیٰ نبینا وعلیہ الصلوۃ والسلام نے چار شخصوں کو زندہ کیا۔ (۱) عاذر (۲) بڑھیا کا بیٹا (۳) عاشر کی بیٹی (۴) سام بن نوح (۱۷)

عقیدے کی اصلاح

مردے زندہ کرنا اللہ تبارک وتعالیٰ کی شان ہے مگر یہاں عیسیٰ علیہ السلام فرمارہے ہیں "میں مُردے جلاتا ہوں اللہ کے حکم سے" اور اللہ تعالیٰ ان کی شان کو بیان فرمارہا ہے۔ اس سے معلوم ہوا کہ بے شک مردے اللہ ہی جلاتا ہے مگر وسیلہ حضرت عیسیٰ علیہ السلام کو بنایا۔

---

(۱۶) (القرآن المجید، سورۃ آل عمران، سورۃ نمبر ۳، پارہ ۳، آیت ۴۹)

(۱۷) (تفسیر خزائن العرفان، کنزالایمان، سورۃ آل عمران، مطبوعہ ضیاء القرآن پبلی کیشنز لاہور)

ذاتِ مصطفیٰ ﷺ سے توسل کا حکم

وَلَوْ اَنَّهُمْ اِذْ ظَّلَمُوْۤا اَنْفُسَهُمْ جَآءُوْكَ فَاسْتَغْفَرُوا اللّٰهَ
وَاسْتَغْفَرَ لَهُمُ الرَّسُوْلُ لَوَجَدُوا اللّٰهَ تَوَّابًا رَّحِیْمًا

اور اگر جب وہ اپنی جانوں پر ظلم کریں تو اے محبوب تمہارے حضور حاضر ہوں اور پھر اللہ سے معافی چاہیں اور رسول ان کی شفاعت فرمائے تو ضرور اللہ کو بہت توبہ قبول کرنے والا مہربان پائیں (۱۸)

And if when they do injustice unto their souls, then O beloved! they should come to you and then beg forgiveness of Allah and the messenger should intercede for them, then surely, they would find Allah Most Relenting, Merciful.

اس آیت کے تحت مفسّرین کرام اور محدّثین کرام نے تفصیلی واقعہ ذکر کیا ہے جو کہ اسی کتاب کے ''باب پنجم'' میں موجود ہے۔

ولادتِ مصطفیٰ ﷺ سے قبل بھی حضور ﷺ کا وسیلہ مانگا جاتا تھا

وَكَانُوْا مِنْ قَبْلُ یَسْتَفْتِحُوْنَ عَلَى الَّذِیْنَ كَفَرُوْا

اور اس سے پہلے اسی نبی کے وسیلہ سے کافروں پر فتح مانگتے تھے (۱۹)

And before that they were asking for victory over the infidels by means of the same prophet.

صدر الافاضل مولانا نعیم الدین مرادآبادی رحمۃ اللہ علیہ تفسیر خزائن العرفان میں لکھتے ہیں: سیدِ انبیاء صلی اللہ علیہ وسلم کی بعثت اور قرآن کریم کے نزول سے قبل یہود اپنے حاجات کے لئے حضور صلی اللہ علیہ وسلم کے نام پاک کے وسیلہ سے

---

(۱۸) (القرآن المجید، سورۃ النساء، سورۃ نمبر ۴، پارہ ۵، آیت ۶۴)

(۱۹) (القرآن المجید، سورۃ البقرۃ، سورۃ نمبر ۲، پارہ ۱، آیت ۸۹)

دعا کرتے اور کامیاب ہوتے تھے اور اس طرح دعا کیا کرتے تھے:۔

اَللّٰھُمَّ افْتَحْ عَلَیْنَا وَانْصُرْنَا بِالنَّبِیِّ الْاُمِّیِّ

یارب ہمیں نبی اُمی کے صدقہ میں فتح ونصرت عطا فرما (۲۰)

فائدہ: اس سے معلوم ہوا کہ مقبولان حق کے وسیلہ سے دعا قبول ہوتی ہے یہ بھی معلوم ہوا کہ حضور ﷺ سے قبل جہان میں حضور ﷺ کی تشریف آوری کا شہرہ تھا اس وقت بھی حضور اکرم ﷺ کے وسیلہ سے خلق کی حاجت روائی ہوتی تھی۔ (۲۱)

(۲۰) (تفسیر نور العرفان، تحت الآیۃ ۸۹ سورۃ البقرۃ، مطبوعہ ضیاء القرآن پبلی کیشنز، لاہور)

(۲۱) (تفسیر نور العرفان، تحت الآیۃ ۸۹ سورۃ البقرۃ، مطبوعہ ضیاء القرآن پبلی کیشنز، لاہور)

باب دُوم

قرآن وحدیث کی روشنی
میں
وسیلہ کی شرعی صورتیں اور ان کی تفصیل

وسیلہ شرعی کی صورتیں

بنیادی طور پر وسیلے کی دو صورتیں ہیں، جنہیں ہم وسیلہ شرعی کہتے ہیں۔

(۱) قربِ الٰہی حاصل کرنے کے لیے عبادت وریاضت کو وسیلہ بنانا۔

(۲) اپنی حاجات پوری کروانے کے لیے وسیلہ بنانے کی چار صورتیں ہیں:

(۱) مقبول عمل کا وسیلہ　　(۲) مقدس مقام کا وسیلہ

(۳) متبرک شئے کا وسیلہ　　(۴) مقدس ہستی کا وسیلہ

قربِ الٰہی حاصل کرنے کے لیے عبادت وریاضت کو وسیلہ بنانا

اللہ تعالیٰ کا قرب حاصل کرنے کے لیے عبادت و ریاضت کو وسیلہ بنانا۔ جیسا کہ نفلی عبادات (نماز، روزہ، دعا، صدقات وخیرات) وغیرہ۔

اس موضوع کو سمجھنے کے لیے اس حدیث شریف کو بغور پڑھیں:

وَمَا تَقَرَّبَ إِلَيَّ عَبْدِي بِشَيْءٍ أَحَبَّ إِلَيَّ مِمَّا افْتَرَضْتُ عَلَيْهِ
وَمَا يَزَالُ عَبْدِي يَتَقَرَّبُ إِلَيَّ بِالنَّوَافِلِ حَتَّى أُحِبَّهُ

میرا بندہ کسی شے سے اُس قدر تقرب حاصل نہیں کرتا جتنا فرائض سے ہوتا ہے
اور نوافل کے ذریعہ سے ہمیشہ قرب حاصل کرتا رہتا ہے،
یہاں تک کہ اسے محبوب بنالیتا ہوں۔ (۲۲)

حاجت پوری کروانے کے لیے وسیلہ پیش کرنے کی تین صورتیں

(۱) اپنی حاجت پوری کروانے کے لیے اللہ تعالیٰ کی بارگاہ میں کسی مقبول عمل کو بطور وسیلہ پیش کرنا۔

(۲) اپنی حاجت پوری کروانے کے لیے اللہ تعالیٰ کی بارگاہ میں کسی مقدس مقام کو بطور وسیلہ پیش کرنا۔

---

(۲۲) (صحیح بخاری، کتاب الرقاق، باب التواضع، ج ۵ ص ۸۲، ۲۳۸۳، رقم الحدیث: ۶۵۰۲، مطبوعہ دار الفکر، بیروت، لبنان)

(۳) اپنی حاجت پوری کروانے کے لیے اللہ تعالیٰ کی بارگاہ میں کسی متبرک شئ کا وسیلہ پیش کرنا۔

(۴) اپنی حاجت پوری کروانے کے لیے اللہ تعالیٰ کی بارگاہ میں کسی مقبول ہستی کو بطور وسیلہ پیش کرنا۔

(ا) مقبول عمل کو وسیلہ بنانے کی مثال

تین شخص کسی راستے سے گزر رہے تھے اچانک بارش شروع ہوگئی۔ انہوں نے پہاڑ کی ایک غار میں پناہ لی اچانک غار کے دہانے پر ایک چٹان آ گری اور وہ لوگ غار میں قید ہو کر رہ گئے۔ وہ ایک دوسرے سے کہنے لگے کہ اپنے وہ نیک اعمال یاد کرو جنہیں تم نے اللہ عزوجل کی رضا کے لئے کیا تھا، انکے وسیلے سے دعا کرو شاید اللہ عزوجل اس چٹان کو ہٹا دے۔

تم سے پچھلی امتوں میں سے تین شخص اپنے گھر والوں کے لئے غذاء اور پانی کی تلاش میں نکلے تو بارش شروع ہوگئی تو انہوں نے ایک پہاڑ میں پناہ لی۔ اچانک ایک چٹان نے ان کا راستہ بند کر دیا تو ان میں سے ایک نے کہا کہ " (ہماری یہاں موجودگی کا) نشان ختم ہوگیا اور پتھر نے غار کا دہانہ بند کر دیا اب تمہاری یہاں موجودگی کو اللہ عزوجل کے علاوہ کوئی نہیں جانتا لہٰذا اللہ عزوجل سے اپنے قابل بھروسہ عمل کے وسیلے سے دعا مانگو۔

چنانچہ ان میں سے ایک نے عرض کیا، " اے اللہ عزوجل! تو جانتا ہے کہ میں ایک عورت کو پسند کرتا تھا میں نے اس سے بدکاری کا مطالبہ کیا تو اس نے انکار کر دیا۔ ایک مرتبہ میں نے اس کے لئے مال کا ایک حصہ مقرر کر دیا تو جب اس نے خود کو میرے حوالے کیا تو میں نے بدکاری کا ارادہ چھوڑ دیا۔ اگر میں نے یہ عمل تیری رحمت کی امید اور تیرے عذاب کے خوف سے کیا ہے تو ہمارا راستہ کھول دے: تو وہ

چٹان ایک تہائی ہٹ گئی۔

پھر دوسرے نے عرض کیا، "اے اللہ عزوجل! میں اپنے والدین کے لئے ان کے برتن میں دودھ دوہتا تھا۔ جب میں ان کے پاس دودھ لے کر حاضر ہوتا تو انہیں سوتے ہوئے پاتا، میں فجر تک ان کا انتظار کرتا جب وہ بیدار ہوتے تو دودھ پیتے۔ اگر میں نے یہ عمل تیری رحمت کی امید اور تیرے عذاب کے خوف سے کیا ہے تو ہمارا راستہ کھول دے۔" تو وہ چٹان ایک تہائی ہٹ گئی۔

تیسرے نے عرض کیا" اے اللہ عزوجل! تو جانتا ہے کہ میں نے ایک شخص کو اپنے پاس مزدوری کے لئے رکھا تھا جب اس نے آدھا دن کام کرلیا تو میں اسے اجرت دینے لگا تو وہ ناراض ہوگیا اور اجرت نہ لی تو میں نے اس اجرت کو تجارت میں لگا دیا پھر جب وہ مال بہت زیادہ ہوگیا تو وہ شخص اپنی اجرت لینے آیا تو میں نے اس سے کہا کہ " یہ سارا مال لے جا۔" اگر میں چاہتا تو اسے صرف اس کی پہلی اجرت دے دیتا (لیکن میں نے ایسا نہ کیا)، اگر میں نے یہ تیری رحمت کی امید اور تیرے عذاب کے خوف سے کیا ہے تو ہمارا راستہ کھول دے۔" تو وہ چٹان ایک تہائی مزید ہٹ گئی اور وہ لوگ غار سے نکل آئے۔ (۲۳)

قبولیت کا فوری اثر ظاہر ہوا

مذکورہ حدیث مبارک سے یہ بات بالکل واضح ہوگئی کہ نیک اعمال کا وسیلہ رب تعالیٰ کی بارگاہ میں اتنا مقبول ہے کہ قبولیت کے اثر کو فوری ظاہر فرما دیا۔

(۲) مقدس مقام بطور وسیلہ کی مثال

ارشاد باری تعالیٰ ہے:

هُنَالِكَ دَعَا زَكَرِيَّا رَبَّهٗ قَالَ رَبِّ هَبْ لِيْ مِنْ
لَّدُنْكَ ذُرِّيَّةً طَيِّبَةً اِنَّكَ سَمِيْعُ الدُّعَآءِ

(۲۳) (صحیح مسلم، کتاب الرقائق، باب قصۃ اصحاب الغار، ج ۴ ص ۲۰۹۹، رقم الحدیث: ۲۷۴۳، مطبوعہ: دار احیاء التراث العربی بیروت)

یہاں پکارا ذکریا نے اپنے رب کو بولا اے رب میرے مجھے اپنے پاس
سے دے ستھری اولاد بے شک تو ہی ہے دعا سننے والا (۲۴)

Here Zakaria called his Lord, said, 'O my Lord! give me from Yourself pure offspring; no doubt, You only are the Hearer of prayers.

فائدہ: مذکورہ آیت میں "یہاں" سے مراد محرابِ بیت المقدس ہے جہاں حضرت مریم رضی اللہ عنہا کا قیام تھا۔ حضرت زکریا علیہ السلام نے یہاں دعا کی گویا کہ اس مقام کو وسیلہ بنایا اور اس کی برکت یہ ہوئی کہ قبولیت کا فوری اثر ظاہر ہو گیا۔

قبولیت کا فوری اثر ظاہر ہوا

ارشاد باریٰ تعالیٰ ہے:

فَنَادَتْهُ الْمَلٰٓئِكَةُ وَهُوَ قَآئِمٌ يُّصَلِّيْ فِي الْمِحْرَابِ اَنَّ اللّٰهَ يُبَشِّرُكَ بِيَحْيٰى

تو فرشتوں نے اسے آواز دی اور وہ اپنی نماز کی جگہ کھڑا نماز پڑھ
رہا تھا بے شک اللہ آپ کو مژدہ دیتا ہے یحییٰ کا (۲۵)

Then the angels called him, and he was offering prayer standing at his place of prayer, no doubt Allah gives you glad tidings of Yahya

فائدہ: مذکورہ آیت سے یہ معلوم ہوا کہ مقدس مقامات کو وسیلہ بنانا جائز ہے۔ اور مقدس مقامات پر دعا قبول ہوتی ہے۔ مقدس مقام اُسے کہتے ہیں جس جگہ کو کسی اللہ والے سے نسبت حاصل ہو جائے جیسا کہ حضرت مریم رضی اللہ عنہا سے محرابِ بیت المقدس کو نسبت حاصل تھی۔

(۳) مُتبرّک شئے کو وسیلہ بنانے کی مثالیں

قمیصِ حضرت یوسف علیہ السلام کے توسّل سے بینائی کا لوٹ آنا

حضرت یعقوب علیہ السلام اپنے بیٹے کی جدائی میں آنسو بہا بہا کر نابینا

---

(۲۴) (القرآن المجید، سورۃ آل عمران، سورۃ نمبر ۳، پارہ ۳، آیت ۳۸)
(۲۵) (القرآن المجید، سورۃ آل عمران، سورۃ نمبر ۳، پارہ ۳، آیت ۳۹)

ہو گئے تھے۔ کئی سال بعد جب حضرت یوسف علیہ السلام کو اپنے بھائیوں کے توسط سے باپ کی بینائی جانے کا حال معلوم ہوا تو انہوں نے اپنا قمیص تبرک کے لئے اپنے والدِ محترم حضرت یعقوب علیہ السلام کے پاس بھیجا۔ ارشادِ باری تعالیٰ ہے:

اذْهَبُوا بِقَمِيصِي هَٰذَا فَأَلْقُوهُ عَلَىٰ وَجْهِ أَبِي يَأْتِ بَصِيرًا

میرا یہ کُرتا لے جاؤ اسے میرے باپ کے منہ پر ڈالو ان کی آنکھیں کُھل جائیں گی اور اپنے سب گھر بھر کو میرے پاس لے آؤ(۲۶)

Go with this shirt of mine, put it on my father's face, he shall recover his sight.

اس کے بعد کے واقعہ کو قرآن کریم نے ان الفاظ میں بیان فرمایا:

فَلَمَّا أَن جَاءَ الْبَشِيرُ أَلْقَاهُ عَلَىٰ وَجْهِهِ فَارْتَدَّ بَصِيرًا

پھر جب خوشی سنانے والا آیا اس نے وہ کُرتا یعقوب کے منہ پر ڈالا اسی وقت اس کی آنکھیں پھر آئیں کہا میں نہ کہتا تھا کہ مجھے اللہ کی وہ شانیں معلوم ہیں جو تم نہیں جانتے(۲۷)

Then when the bearer of glad-tidings came' he laid that shirt on the face of Yaqoob, forthwith his sight came back,

حضرت یوسف علیہ السلام نے اپنے اور اپنے والدِ گرامی حضرت یعقوب علیہ السلام کے درمیان قمیص کا وسیلہ اختیار کیا جس کی برکت سے حضرت یعقوب علیہ السلام کی کھوئی ہوئی بینائی لوٹ آئی لہٰذا ان کا یہ عمل شرک نہ ہوا۔ بلکہ عین درسِ توحید کہلایا۔ لہٰذا رہتی دنیا تک لوگ تبرکات کے توسّل سے حاجات پوری کرواتے رہیں گے۔

تابوتِ سکینہ کا وسیلہ

امام فخر الدین محمد بن عمر تیمی رازی رحمۃ اللہ علیہ، متوفی ۶۰۶ھ، لکھتے ہیں:

---

(۲۶) (القرآن الحکیم، سورۃ یوسف، سورۃ نمبر ۱۲، پارہ ۱۳، آیت ۹۳)

(۲۷) (القرآن الحکیم، سورۃ یوسف، سورۃ نمبر ۱۲، پارہ ۱۳، آیت ۹۶)

اللہ تعالیٰ نے حضرت آدم علیہ السلام پر ایک تابوت نازل فرمایا جس میں سیدنا آدم علیہ السلام کی اولاد میں سے انبیاء علیہم السلام کی تصاویر تھیں۔ وہ تابوت اولادِ آدم علیہ السلام میں وراثتاً منتقل ہوتے ہوئے حضرت یعقوب علیہ السلام تک پہنچا، پھر یہ بنی اسرائیل کے قبضے میں رہا۔ اور جب ان کے درمیان کسی مسئلے پر اختلاف ہوتا تو یہ تابوت کلام کرتا اور فیصلہ سناتا اور جب وہ کسی جنگ کے لئے جاتے تو اپنے آگے اس تابوت کو رکھتے اور اس کے توسّل سے وہ اپنے دشمنوں پر فتح پاتے۔ (۲۸)

(۴) مقبول ہستی کو وسیلہ بنانے کی صورتیں

مقبول ہستی کو وسیلہ بنانے کی تین صورتیں ہیں:

(۱) مقبول ہستی کی ولادت سے قبل اُسے وسیلہ بنانا۔

(۲) مقبول ہستی کی زندگی میں اُسے وسیلہ بنانا۔

(۳) مقبول ہستی کی وفات کے بعد اُسے وسیلہ بنانا۔

---

(۲۸) (التفسیر الکبیر تحت الآیۃ، سورۃ البقرۃ، آیت ۲۴۸، ج ۲، ص ۵۰۶، مطبوعہ دار الکتب العلمیہ طہران ایران)

باب سوم

حضور ﷺ کی ولادتِ مبارکہ سے قبل آپ ﷺ سے توسُّل

(۱) مقبول ہستی کی ولادت سے قبل اُسے وسیلہ بنانا

کائنات کی سب سے مقبول، مُقرّب ومُقدّس ہستی حضور اقدس ﷺ کی ذاتِ بابرکات ہے، ہر دور میں سرکار عالی وقار نبیوں کے تاجدار ﷺ کا وسیلہ رب تعالیٰ کی بارگاہ میں پیش کیا جاتا رہا، اور تخلیق انسانیت کے بعد سب سے پہلے ہمارے جدِّ اعلیٰ حضرت آدم علیہ السلام نے بھی حضور اکرم ﷺ کا وسیلہ پیش فرمایا۔

آدم علیہ السلام نے حضور ﷺ کا وسیلہ پیش فرمایا

امام ابوعبداللہ محمد بن عبداللہ بن محمد حاکم نیشاپوری علیہ رحمۃ ۴۰۵ ھ نقل کرتے ہیں:

حضرت عمر بن خطاب رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ حضور نبی اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا: جب حضرت آدم علیہ السلام سے خطا سرزد ہوئی، تو انہوں نے (بارگاہ الٰہی میں) عرض کیا:

يَا رَبِّ. اَسْاَلُکَ بِحَقِّ مُحَمَّدٍ لِمَا غَفَرْتَ لِي

اے پروردگار! میں تجھ سے محمد (صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم) کے وسیلہ سے سوال کرتا ہوں کہ میری مغفرت فرما۔

فَقَالَ اللهُ يَا آدَمُ. وَكَيْفَ عَرَفْتَ مُحَمَّدًا وَلَمْ اَخْلُقْهُ؟

اس پر اللہ تعالیٰ نے فرمایا: اے آدم! تو نے محمد (صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم) کو کس طرح پہچان لیا حالانکہ ابھی تک میں نے انہیں پیدا بھی نہیں کیا؟

حضرت آدم علیہ السلام نے عرض کیا: اے پروردگار! جب تو نے اپنے دستِ قدرت سے مجھے تخلیق کیا اور اپنی روح میرے اندر پھونکی، میں نے اپنا سر اٹھایا تو عرش کے ہر ستون پر ـــــ

لَا إِلٰهَ إِلَّا اللهُ مُحَمَّدٌ رَسُوْلُ اللهِ

لکھا ہوا دیکھا تو میں نے جان لیا کہ تیرے نام کے ساتھ اسی کا نام ہو سکتا ہے جو تمام مخلوق میں سب سے زیادہ تجھے محبوب ہے۔ اس پر اللہ تعالیٰ نے فرمایا:

صَدَقْتَ یَا آدَمُ . اِنَّهُ لَاَحَبُّ الْخَلْقِ اِلَیَّ . اُدْعُنِیْ بِحَقِّهٖ فَقَدْ غَفَرْتُ لَکَ . وَلَوْلَا مُحَمَّدٌ مَا خَلَقْتُکَ

اے آدم تو نے سچ کہا ہے مجھے ساری مخلوق میں سے سب سے زیادہ محبوب وہی ہیں، اب جبکہ تم نے ان کے وسیلے سے مجھ سے دعا کی ہے تو میں نے تجھے معاف فرما دیا اور اگر محمد (صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم) نہ ہوتے تو میں تجھے بھی تخلیق نہ کرتا۔(۲۹)

یہودی بھی حضور اکرم ﷺ کے وسیلہ سے فتح مانگتے تھے

امام ابوعبداللہ محمد بن عبداللہ بن محمد حاکم نیشاپوری علیہ رحمۃ ۴۰۵ھ، دوسرے مقام پر نقل کرتے ہیں:

حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما نے فرمایا: خیبر کے یہودی غطفان قبیلے سے برسرپیکار رہا کرتے تھے، پس جب بھی دونوں کا سامنا ہوا یہودی شکست کھا گئے۔ پھر یہودیوں نے اس دعا کے ذریعے پناہ مانگی:

اَللّٰهُمَّ اِنَّا نَسْاَلُکَ بِحَقِّ مُحَمَّدِ النَّبِیِّ الْاُمِّیِّ الَّذِیْ وَعَدْتَنَا اَنْ تُخْرِجَهُ لَنَا فِیْ آخِرِ الزَّمَانِ اِلَّا نَصَرْتَنَا عَلَیْهِمْ

اے اللہ ہم تجھ سے اُمّی نبی محمد مصطفیٰ ﷺ کے وسیلہ سے سوال کرتے ہیں جنہیں تو نے آخری زمانہ میں ہمارے لیے بھیجنے کا ہم سے وعدہ فرمایا ہے کہ ان کے مقابلے میں ہماری مدد فرما۔

راوی کہتے ہیں: پس جب بھی وہ دشمن کے سامنے آئے تو انہوں نے یہی دعا مانگی اور غطفان (قبیلہ) کو شکست دی۔ لیکن جب حضور نبی اکرم ﷺ معبوث

(۲۹) (المستدرک للحاکم، کتاب تواریخ المتقدمین، ج ۲ ص ۶۷۲، رقم الحدیث: ۴۲۲۸، مطبوعہ دار الکتب العلمیہ، بیروت ۱۴۱۱ھ)

ہوئے تو انہوں نے (آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم) کا انکار کیا۔ اس پر اللہ تعالیٰ نے یہ آیت نازل فرمائی:

وَكَانُوْا مِنْ قَبْلُ يَسْتَفْتِحُوْنَ عَلَى الَّذِيْنَ كَفَرُوْا

اور اس سے پہلے اسی نبی کے وسیلہ سے کافروں پر فتح مانگتے تھے (۳۰)

عیسیٰ علیہ السلام کو حضور اکرم ﷺ پر ایمان لانے کا حکم

حضرت عبد اللہ بن عباس رضی اللہ عنہما سے روایت ہے کہ اللہ تبارک و تعالیٰ نے حضرت عیسیٰ علیہ السلام پر وحی نازل فرمائی: اے عیسیٰ! حضرت محمد (صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم) پر ایمان لے آؤ، اور اپنی امت کو بھی حکم دو کہ جو بھی ان کا زمانہ پائے تو (ضرور) ان پر ایمان لائے۔ (جان لو!)

فَلَوْلَا مُحَمَّدٌ مَا خَلَقْتُ آدَمَ. وَلَوْلَا مُحَمَّدٌ مَا خَلَقْتُ الْجَنَّةَ وَلَا النَّارَ. وَلَقَدْ خَلَقْتُ الْعَرْشَ عَلَى الْمَاءِ فَاضْطَرَبَ. فَكَتَبْتُ عَلَيْهِ: لَا إِلٰهَ إِلَّا اللهُ مُحَمَّدٌ رَّسُوْلُ اللهِ. فَسَكَنَ

اگر محمد صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نہ ہوتے، تو میں حضرت آدم علیہ السلام کو بھی پیدا نہ کرتا۔ اور اگر محمد مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نہ ہوتے، تو میں نہ جنت پیدا کرتا اور نہ دوزخ، جب میں نے پانی پر عرش بنایا تو اس میں لرزش پیدا ہوگئی، لہٰذا میں نے اس پر لکھ دیا تو وہ ٹھہر گیا۔ (۳۱)

لَا إِلٰهَ إِلَّا اللهُ مُحَمَّدٌ رَّسُوْلُ اللهِ

حضور اکرم ﷺ کے توسّل سے بارش کی دعائیں مانگی جاتی تھی

امام ابو عبد اللہ محمد بن اسماعیل بخاری، متوفی ۲۵۶ھ اپنی صحیح میں فرماتے ہیں:

حضرت عبد اللہ بن دینار رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ میں نے حضرت

(۳۰) (المستدرک للحاکم، کتاب التفسیر، من سورة البقرة، ج ۲ ص ۲۸۹، رقم الحدیث: ۳۰۴۲، مطبوعہ دار الکتب العلمیہ، بیروت ۱۴۱۱ھ)

(۳۱) (المستدرک للحاکم، کتاب تواریخ المتقدمین، ج ۲ ص ۶۷۱، رقم الحدیث: ۴۲۲۷، مطبوعہ دار الکتب العلمیہ، بیروت ۱۴۱۱ھ)

عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما کو حضرت ابوطالب کا یہ شعر پڑھتے ہوئے سنا:

وَاَبْيَضَ يُسْتَسْقَى الْغَمَامُ بِوَجْهِهِ ثِمَالُ الْيَتَامٰى عِصْمَةٌ لِلْاَرَامِلِ

وہ گورے مکھڑے والے (محمد مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم) کہ جن کے چہرہ انور کے توسل سے بارش مانگی جاتی ہے، یتیموں کے والی، بیواؤں کے سہارا ہیں۔

حضرت سالم (بن عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہم) نے اپنے والد ماجد سے روایت کرتے ہیں: کبھی میں شاعر کی اس بات کو یاد کرتا اور کبھی حضور نبی اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے چہرہ اقدس کو تکتا کہ اس (رخ زیبا کے توسل سے بارش مانگی جاتی ہے تو آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم منبر سے اترنے بھی نہ پاتے کہ سارے پرنالے بہنے لگتے۔ (۳۲)

امام ابوعبداللہ احمد بن حنبل ۲۴۱ھ اپنی مسند میں نقل کرتے ہیں:

حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا سے مروی ہے کہ وہ یہ اشعار پڑھا کرتی تھیں اور ابوبکر رضی اللہ عنہ (ان شعار کے بارے میں) فیصلہ فرماتے تھے:

اللہ تعالیٰ کی قسم! اس سے مراد حضور نبی اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی ذات والا صفات ہی ہیں۔ (۳۳)

حضور اکرم ﷺ کے بچپن میں آپ سے توسّل

امام جلال الدین ابوالفضل عبدالرحمٰن بن ابی بکر السیوطی، متوفی ۹۱۱ھ، لکھتے ہیں:

حضرت جلہمہ بن عرفطہ اپنا واقعہ بیان کرتے ہیں کہ میں مکہ مکرمہ آیا، اس زمانے میں اہلِ مکہ قحط میں مبتلا تھے، پس قریش نے حضرت ابوطالب سے کہا کہ پورا علاقہ قحط زدہ ہوگیا ہے، اور لوگ قحط میں مبتلا ہیں، پس آپ جلدی تشریف لائیں اور

---

(۳۲) (صحیح بخاری، کتاب الاستسقاء، باب: سؤال الناس الامام الاستسقاء اذا قحطوا، ۱/۳۴۲، رقم الحدیث: ۹۶۳، مطبوعہ دار ابن کثیر، بیروت)

(۳۳) (مسند احمد بن حنبل، مسند ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ، ۱/۷، رقم الحدیث: ۲۱، مطبوعہ المکتب الاسلامی، بیروت، لبنان ۱۳۹۸ھ)

بارش کے لئے دعا کریں۔ تب حضرت ابو طالب دعا کے لئے نکلے، اور ان کے ساتھ ایک اتنا خوبصورت لڑکا تھا، گویا سورج کالی گھٹا سے نکلا ہو اور اس کے ارد گرد دیگر بچے تھے۔ پس حضرت ابو طالب نے اس لڑکے (محمد مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم) کو تھاما، اور اس کی پشت کو کعبہ سے لگا دیا، اور اپنی انگلیوں سے اس لڑکے کی طرف اشارہ کیا اس وقت آسمان میں بادلوں کا نام ونشان نہ تھا، پس بادل ادھر ادھر سے اکٹھے ہونا شروع ہو گئے، اور پھر موسلا دھار بارش ہوئی، جس کی وجہ سے وادی پانی سے بھر گئی اور ہر طرف خوب خوشحالی وفراخی ہو گئی، اس بارے میں حضرت ابو طالب نے یہ اشعار کہے تھے:

وَاَبْيَضَ يُسْتَسْقَى الْغَمَامُ بِوَجْهِهٖ
ثِمَالُ الْيَتَامٰى عِصْمَةٌ لِّلْاَرَامِلِ
يَلُوْذُ بِهِ الْهُلَّاكُ مِنْ آلِ هَاشِمٍ
فَهُمْ عِنْدَهٗ فِيْ نِعْمَةٍ وَّفَوَاضِلِ

وہ گورے مکھڑے والے محمد مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کہ جن کے چہرۂ انور کے وسیلہ سے بارش طلب کی جاتی ہے، جو یتیموں کے ملجا اور بیواؤں کے فریاد رس ہیں۔ بنو ہاشم کے ہلاک زدہ لوگ جن کی پناہ مانگتے ہیں۔ پس وہ (بنو ہاشم) ان کے ہوتے ہوئے خوب نعمتوں اور فراخی میں ہیں۔ (۳۴)

---

(۳۴) (الخصائص الکبریٰ، باب: استسقاء النبی ﷺ مع عمہ ابی طالب، ج۱ ص ۲۰۴ مطبوعہ: مکتبہ نوریہ رضویہ فیصل آباد پاکستان)

باب چہارم

حضور ﷺ کی ظاہری حیاتِ مبارکہ میں آپ ﷺ سے توسّل

حضور اکرم ﷺ کے توسّل سے بارش کا برسنا

امام ابوعبداللہ محمد بن اسماعیل بخاری، متوفی ۲۵۶ھ اپنی صحیح میں فرماتے ہیں:

حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ سے مروی ہے انہوں نے بیان فرمایا کہ حضور نبی اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے عہد مبارک میں لوگ سخت قحط کی لپیٹ میں آگئے ایک دفعہ حضور نبی اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم جمعہ کے روز خطبہ دے رہے تھے کہ ایک اعرابی کھڑا ہو کر عرض گزار ہوا:

يَا رَسُوْلَ اللهِ. هَلَكَ الْمَالُ وَجَاعَ الْعِيَالُ فَادْعُ اللهَ لَنَا أَنْ يَسْقِيَنَا

یا رسول اللہ! مال ہلاک ہو گیا اور بچے بھوکے مر گئے۔ اللہ تعالیٰ سے دعا فرمائیں کہ ہم پر بارش برسائے۔

حضرت انس رضی اللہ عنہ نے فرمایا کہ حضور نبی اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے دعا کے لئے ہاتھ اٹھا دیئے۔ اس وقت آسمان میں کوئی بادل نہیں تھے۔ حضرت انس رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ اسی وقت پہاڑوں جیسے بادل آگئے۔ پھر آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم ابھی منبر سے نیچے تشریف بھی نہیں لائے تھے کہ میں نے بارش کے قطرے آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی ریش مبارک سے ٹپکتے ہوئے دیکھے۔ پس ہم پر اُس روز، اس سے اگلے روز بلکہ اگلے جمعہ تک بارش ہوتی رہی۔ پھر وہی اعرابی یا کوئی دوسرا آدمی کھڑا ہو کر عرض گزار ہوا:

يَا رَسُوْلَ اللهِ. تَهَدَّمَ الْبِنَاءُ وَغَرِقَ الْمَالُ فَادْعُ اللهَ لَنَا

یا رسول اللہ! مکانات گر گئے اور مال غرق ہو گیا، اللہ تعالیٰ سے ہمارے لیے دعا فرمائیں۔ تو حضور نبی اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے ہاتھ بلند فرمائے اور کہا:

اَللّٰهُمَّ حَوَالَيْنَا وَلَا عَلَيْنَا

اے اللہ! ہمارے اردگرد برسا اور ہمارے اوپر نہیں۔

پس آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم دست مبارک سے آسمان کی جس طرف اشارہ کرتے ادھر سے بادل پھٹ جاتے یہاں تک کہ مدینہ منورہ تھالی کی طرح ہوگیا اور قناۃ نالہ ایک مہینے تک بہتا رہا۔ راوی کا بیان ہے کہ جو آتا وہ اس بارش کی افادیت کا ذکر ضرور کرتا۔ (۳۵)

حضور اکرم ﷺ کے توسّل سے پندرہ سو کی حاجات پوری ہوگئیں

امام ابوعبداللہ محمد بن اسماعیل بخاری، متوفی ۲۵۶ھ اپنی صحیح میں فرماتے ہیں:

حضرت جابر بن عبداللہ رضی اللہ عنہما فرماتے ہیں کہ حدیبیہ کے دن لوگوں کو پیاس لگی (جبکہ پانی کی سخت قلت تھی)۔ حضور نبی اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے سامنے پانی کی ایک چھاگل رکھی ہوئی تھی آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے اس سے وضو فرمایا: لوگ آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی طرف جھپٹے تو آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا: تمہیں کیا ہوا ہے؟ صحابہ کرام رضی اللہ عنہم نے عرض کیا: یارسول اللہ! ہمارے پاس وضو کے لئے پانی ہے نہ پینے کے لئے۔ صرف یہی پانی ہے جو آپ کے سامنے رکھا ہے۔ حضور نبی اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے (یہ سن کر)

فَوَضَعَ يَدَهُ فِي الرِّكْوَةِ. فَجَعَلَ الْمَاءُ يَثُوْرُ بَيْنَ أَصَابِعِهِ كَأَمْثَالِ الْعُيُوْنِ

دستِ مبارک چھاگل کے اندر رکھا تو فوراً چشموں کی طرح پانی انگلیوں کے درمیان سے جوش مار کر نکلنے لگا چنانچہ ہم سب نے (خوب پانی) پیا اور وضو بھی کر لیا۔

(سالم راوی کہتے ہیں) میں نے حضرت جابر رضی اللہ عنہ سے پوچھا: اس وقت آپ کتنے افراد تھے؟ انہوں نے فرمایا: اگر ہم ایک لاکھ بھی ہوتے تب بھی وہ پانی سب کے لئے کافی ہوجاتا، جبکہ ہم تو پندرہ سو تھے۔ (۳۶)

نبی کریم ﷺ کے توسّل سے بینائی کا ملنا

ابوعیسیٰ محمد بن عیسیٰ ترمذی السلمی ۲۷۹ھ، اپنی سنن میں نقل فرماتے ہیں:

---

(۳۵) (صحیح بخاری، کتاب الاستسقاء، باب من تمطر فی المطر حتی یتحادر علی لحیتہ، ج ۱، ص ۳۴۹، رقم الحدیث: ۹۸۶، مطبوعہ: دار القلم، بیروت)

(۳۶) (صحیح بخاری، کتاب المناقب، باب علامات النبوۃ فی الاسلام، ج ۳، ص ۱۰۳۶، رقم الحدیث: ۳۳۸۳، مطبوعہ: دار القلم، بیروت)

حضرت عثمان بن حُنَیف رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں کہ ایک نابینا شخص حضور نبی اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی خدمت میں حاضر ہوا اور عرض کیا : یا رسول اللہ! میرے لئے خیر و عافیت (یعنی بینائی کے لوٹ آنے) کی دعا فرمایئے۔ آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا : اگر تو چاہے تو تیرے لئے دعا کو مؤخر کر دوں جو تیرے لئے بہتر ہے اور اگر تو چاہے تو تیرے لئے (ابھی) دعا کر دوں۔ اس نے عرض کیا : (آقا) دعا فرما دیجئے۔ آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے اسے اچھی طرح وضو کرنے اور دو رکعت نماز پڑھنے کا حکم دیا اور فرمایا یہ دعا کرنا:

اَللّٰھُمَّ إِنِّیْ أَسْاَلُکَ وَاَتَوَجَّہُ إِلَیْکَ بِمُحَمَّدٍ نَبِیِّ الرَّحْمَۃِ یَا مُحَمَّدُ، إِنِّیْ قَدْ تَوَجَّھْتُ بِکَ إِلٰی رَبِّیْ فِیْ حَاجَتِیْ ھٰذِہٖ لِتُقْضٰی اَللّٰھُمَّ فَشَفِّعْہُ فِیَّ

اے اللہ! میں تجھ سے سوال کرتا ہوں اور تیری طرف توجہ کرتا ہوں نبی رحمت محمد مصطفی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے وسیلہ سے، اے محمد صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم میں آپ کے وسیلہ سے اپنے رب کی بارگاہ میں اپنی حاجت پیش کرتا ہوں تاکہ پوری ہو۔ اے اللہ! میرے حق میں سرکار دو عالم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی شفاعت قبول فرما۔(۳۷)

امام ابو عبد اللہ محمد بن عبد اللہ بن محمد حاکم نیشاپوری علیہ رحمۃ ۴۰۵ھ نقل کرتے ہیں کہ ایک اور روایت میں ہے کہ حضرت عثمان رضی اللہ عنہ نے فرمایا: پس خدا کی قسم! ابھی ہم وہاں سے اٹھے تھے کہ اور نہ ہی اس بات کو زیادہ دیر گزری تھی کہ وہ آدمی دوبارہ اس حال میں آیا کہ جیسے اُسے کبھی کوئی تکلیف تھی ہی نہیں۔ (۳۸)

نبی کریم ﷺ کے جسمِ اقدس سے توسّل

ابو بکر بن ہمام بن نافع عبد الرزاق صنعانی، متوفی ۲۱۱ھ سے منقول ہے:

حضرت حسن رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ نبی اکرم ﷺ ایک آدمی سے ملے جس نے زرد رنگ کا خضاب لگایا ہوا تھا اور آپ ﷺ کے ہاتھ میں ایک

(۳۷) (سنن ترمذی، کتاب الدعوات، باب: فی دعاء ... ، ۵ / ۵۶۹، رقم الحدیث: ۳۵۷۸، مطبوعہ: دار احیاء التراث العربی، بیروت)

(۳۸) (المستدرک للحاکم، کتاب الدعاء ... ، ۱ / ۷۰۷، رقم الحدیث: ۱۹۳۰، مطبوعہ: دار الکتب العلمیہ، بیروت ۱۴۱۱ھ)

چھڑی تھی آپ نے اس کو تنبیہ کرتے ہوئے چھڑی سے اس کے پیٹ میں کچوکا لگایا اور فرمایا کیا میں نے تمہیں اس سے منع نہیں کیا تھا۔ اس شخص کے پیٹ پر کچھ خراش آگئی جس سے خون نکل آیا اس نے عرض کیا اے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم مجھے بدلہ دیجئے لوگوں نے کہا کیا تو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سے بدلہ لے گا؟ اس نے کہا کہ کسی انسان کے جسم کو اللہ تعالیٰ نے میرے جسم پر فضیلت نہیں دی۔ حضور نبی اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے اپنے جسم سے کپڑا اٹھا دیا اور کہا کہ تم بدلہ لے لو۔

فَقَبَّلَ الرَّجُلُ بَطْنَ النَّبِيِّ ﷺ وَقَالَ:
أَدَعُهَا لَكَ أَنْ تَشْفَعَ لِي بِهَا يَوْمَ الْقِيَامَةِ

اس نے حضور نبی اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کا جسم مبارک چوم لیا عرض کیا میں آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سے اس کے وسیلہ سے درخواست کرتا ہوں کہ آپ بروز قیامت میری شفاعت فرمائیں گے۔ (۳۹)

حضور اکرم ﷺ کے توسل سے تکلیف دور ہونا

امام ابو عبد اللہ محمد بن اسماعیل بخاری، متوفی ۲۵۶ھ، مفرد میں فرماتے ہیں:

حضرت عبد الرحمن بن سعد رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ ہم حضرت عبد اللہ بن عمر رضی اللہ عنہما کے ساتھ تھے کہ ان کا پاؤں سن ہو گیا تو میں نے ان سے عرض کیا: اے ابو عبد الرحمن! آپ کے پاؤں کو کیا ہوا ہے؟ تو انہوں نے فرمایا: یہاں سے میرے پٹھے کھینچ گئے ہیں تو میں نے عرض کیا:

اُدْعُ أَحَبَّ النَّاسِ إِلَيْكَ. فَقَالَ: يَا مُحَمَّدُ. فَانْبَسَطَتْ

تمام لوگوں میں سے جو ہستی آپ کو سب سے زیادہ محبوب ہو اسے یاد کریں، تو انہوں نے یا محمد (صلی اللہ علیک وسلم) کا نعرہ بلند کیا تو اسی وقت ان کے اعصاب کھل گئے۔ (۴۰)

---

(۳۹) (مصنف عبد الرزاق، باب قود النبی ﷺ من نفسہ، ج ۹ ص ۴۶۹، رقم الحدیث: ۱۸۰۳۸، مطبوعہ: المکتب الاسلامی بیروت ۱۴۰۳ھ)

(۴۰) (الادب المفرد، کتاب الخصال، باب ما یقول الرجل اذا خدرت رجلہ، ج ۱ ص ۳۳۵، دار البشائر الاسلامیہ بیروت، لبنان ۱۴۰۹ھ)

باب پنجم

حضور ﷺ کی وفاتِ ظاہری کے بعد

آپ ﷺ سے

اور

آپ ﷺ کی قبرِ انور سے توسّل

حضور اکرم ﷺ کے چچا کے وسیلہ سے بارش کا برسنا

امام ابوعبداللہ محمد بن اسماعیل بخاری، متوفی ۲۵۶ھ اپنی صحیح میں فرماتے ہیں:

حضرت انس رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ جب قحط پڑ جاتا تو حضرت عمر بن خطاب رضی اللہ عنہ حضرت عباس بن عبدالمطلب رضی اللہ عنہ کے وسیلہ سے بارش کی دعا کیا کرتے تھے اور (بارگاہِ الٰہی میں) یوں عرض کرتے:

اَللّٰهُمَّ إِنَّا كُنَّا نَتَوَسَّلُ إِلَيْكَ بِنَبِيِّنَا فَتَسْقِيْنَا. وَإِنَّا نَتَوَسَّلُ إِلَيْكَ بِعَمِّ نَبِيِّنَا فَاسْقِنَا

اے اللہ! ہم تیری بارگاہ میں اپنے نبی مکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کو وسیلہ بنایا کرتے تھے اور تُو ہم پر بارش برسا دیتا تھا اور اب ہم تیری بارگاہ میں اپنے نبی مکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے چچا جان کو وسیلہ بناتے ہیں، پس ہم پر بارش برسا۔ راوی کہتے ہیں: پس ان پر بارش برسا دی جاتی۔ (۲۱)

حضرت عباس رضی اللہ عنہ کا حضور اکرم ﷺ کے توسّل سے دعا کرنا

امام احمد بن علی بن محمد بن احمد کنانی ابن حجر عسقلانی رحمۃ اللہ علیہ، متوفی ۸۵۲ھ، نے فتح الباری میں بیان کیا ہے کہ حضرت عباس رضی اللہ عنہ سے جب حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے بارش کے لئے توسّل کیا تو حضرت عباس رضی اللہ عنہ نے یہ دعا کی:

اَللّٰهُمَّ إِنَّهُ لَمْ يَنْزِلْ بَلَاءٌ إِلَّا بِذَنْبٍ وَلَمْ يُكْشَفْ إِلَّا بِتَوْبَةٍ. وَقَدْ تَوَجَّهَ الْقَوْمُ بِيْ إِلَيْكَ لِمَكَانِيْ مِنْ نَبِيِّكَ. وَهٰذِهِ أَيْدِيْنَا إِلَيْكَ بِالذُّنُوْبِ. وَنَوَاصِيْنَا إِلَيْكَ بِالتَّوْبَةِ فَاسْقِنَا الْغَيْثَ

اے اللہ! بلائیں ہمارے گناہوں ہی کی وجہ سے نازل ہوتی ہیں اور توبہ سے ہی ٹلتی ہیں۔ اس قوم نے تیرے نبی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے ساتھ میرے تعلق کا وسیلہ

(۲۱) (صحیح بخاری، کتاب الاستسقاء، باب سؤال الناس الامام الاستسقاء اذا قحطوا، ج ۱، ص ۳۴۲، رقم الحدیث: ۹۶۴، مطبوعہ: دار القلم، بیروت)

اختیار کیا ہے اور ہمارے ہاتھ اپنے گناہوں کی توبہ کے لئے تیری بارگاہ میں اٹھے ہوئے ہیں اور ہماری پیشانیاں توبہ کے لئے (تیری بارگاہ میں) جھکی ہوئی ہیں۔ پس تو ہمیں بارش عطا فرما۔ ان کی یہ دعا ابھی ختم نہیں ہوئی تھی کہ آسمان پر اس طرح بادل چھا گئے جیسے پہاڑ ہوں۔ (۴۲)

حضور اکرم ﷺ کی قبر مبارک کے توسّل سے بارش کا برسنا

ابو محمد عبداللہ بن عبدالرحمن دارمی، متوفی ۲۵۵ھ اپنی سنن میں نقل کرتے ہیں:

حضرت ابو جوزاء اوس بن عبداللہ رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ ایک مرتبہ مدینہ منورہ کے لوگ سخت قحط میں مبتلا ہو گئے، تو انہوں نے حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا سے (اپنی ناگفتہ بہ حالت کی شکایت کی)۔ اُمّ المومنین حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا نے فرمایا:

اُنْظُرُوْا قَبْرَ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَآلِهٖ وَسَلَّم فَاجْعَلُوْا مِنْهُ كُوًى إِلَى السَّمَاءِ

حضور نبی اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی قبر انور (یعنی روضۂ اقدس) کے پاس جاؤ اور وہاں سے ایک کھڑکی آسمان کی طرف اس طرح کھولو کہ قبرِ انور اور آسمان کے درمیان کوئی پردہ حائل نہ رہے۔

راوی کہتے ہیں کہ لوگوں نے ایسا ہی کیا تو بہت زیادہ بارش ہوئی، یہاں تک کہ خوب سبزہ اگ آیا اور اونٹ اتنے موٹے ہو گئے کہ (محسوس ہوتا تھا) جیسے وہ چربی سے پھٹ پڑیں گے لہٰذا اس سال کا نام ہی عام اَلْفَتْق (پیٹ) پھٹنے کا سال رکھ دیا گیا۔ (۴۳)

روضۂ رسول کریم ﷺ سے ایک اعرابی کا توسّل

امام ابوبکر احمد بن حسین بن علی بن عبداللہ البیہقی، متوفی ۴۵۸ھ نقل فرماتے ہیں:

---

(۴۲) (فتح الباری فی شرح البخاری، باب سؤال الناس الامام الاستسقاء، ج ۲ ص ۴۹۵ مطبوعہ دار نشر الکتب الاسلامیہ لاہور پاکستان)

(۴۳) (سنن دارمی، باب ما اکرم اللہ تعالیٰ نبیہ ﷺ بعد موتہ، ج ۱ ص ۵۶، رقم الحدیث ۹۲، مطبوعہ دار الکتاب العربی بیروت لبنان ۱۴۰۷ھ)

حضرت ابوحرب ہلالی رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ ایک اعرابی نے فریضہ حج ادا کیا، پھر وہ مسجد نبوی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے دروازے پر آیا، وہاں اپنی اونٹنی بٹھا کر اسے باندھنے کے بعد وہ مسجد میں داخل ہوگیا، یہاں تک کہ آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی قبرانور کے پاس آیا اور حضور نبی اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے قدمین مبارک کی جانب کھڑا ہوگیا اور عرض کیا:

اَلسَّلَامُ عَلَيْکَ يَا رَسُوْلَ اللهِ

پھر حضرت ابوبکر اور حضرت عمر رضی اللہ عنہما کی خدمت میں سلام عرض کیا، پھر حضور نبی اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم (کے روضہ اقدس) کی جانب (دوبارہ) بڑھا اور عرض کرنے لگا:

بِأَبِي أَنْتَ وَأُمِّي يَا رَسُوْلَ اللهِ، جِئْتُکَ مُثْقَلًا بِالذُّنُوْبِ وَالْخَطَايَا مُسْتَشْفِعًا بِکَ عَلَی رَبِّکَ

یا رسول اللہ! میرے ماں باپ آپ پر قربان ہوں، میں گناہوں اور خطاؤں سے لدا ہوا آپ کے دربار میں حاضر ہوا ہوں تاکہ آپ کے رب کی بارگاہ میں آپ کو اپنی بخشش کا وسیلہ بنا سکوں کیونکہ اللہ تعالیٰ نے اپنی کتاب قرآنِ پاک میں فرمایا ہے:

وَمَآ اَرْسَلْنَا مِنْ رَّسُوْلٍ اِلَّا لِيُطَاعَ بِاِذْنِ اللّٰهِ وَلَوْ اَنَّهُمْ اِذْ ظَّلَمُوْٓا اَنْفُسَهُمْ جَآءُوْكَ فَاسْتَغْفَرُوا اللّٰهَ وَاسْتَغْفَرَ لَهُمُ الرَّسُوْلُ لَوَجَدُوا اللّٰهَ تَوَّابًا رَّحِيْمًا

اور ہم نے کوئی رسول نہ بھیجا مگر اس لئے کہ اللہ کے حکم سے اُس کی اطاعت کی جائے اور اگر جب وہ اپنی جانوں پر ظلم کریں تو اے محبوب تمہارے حضور حاضر ہوں اور پھر اللہ سے معافی چاہیں اور رسول ان کی شفاعت فرمائے تو ضرور اللہ کو بہت توبہ قبول کرنے والا مہربان پائیں۔

وَقَدْ جِئْتُكَ بِأَبِي أَنْتَ وَأُمِّي مُثْقَلًا بِالذُّنُوْبِ وَالْخَطَايَا
أَسْتَشْفِعُ بِكَ عَلَى رَبِّكَ أَنْ يَغْفِرَ لِي ذُنُوْبِي وَأَنْ تَشْفَعَ فِيَّ

اور (یارسول اللہ!) میرے ماں باپ آپ پر قربان ہوں، میں آپ کے پاس گناہوں اور خطاؤں سے لدا ہوا آیا ہوں، اور میں آپ کے رب کے حضور آپ کو اپنا وسیلہ بناتا ہوں اور یہ (عرض ہے) کہ آپ (اپنے رب کی بارگاہ میں میرے حق میں سفارش فرمائیں۔

پھر وہ صحابہ کے ایک بڑے گروہ کی طرف بڑھا (جو کہ اسے دیکھ رہے تھے) اور ان اشعار میں اپنے دل کی کیفیت بیان کرنے لگا:

يَا خَيْرَ مَنْ دُفِنَتْ فِي الْأَرْضِ أَعْظُمُهُ
فَطَابَ مِنْ طِيْبِهِ الْأَبْقَاعُ وَالْأَكَمُ
نَفْسِي الْفِدَاءُ لِقَبْرٍ أَنْتَ سَاكِنُهُ
فِيْهِ الْعَفَافُ وَفِيْهِ الْجُوْدُ وَالْكَرَمُ

اے وہ بہترین (ہستیو!) جن کا مبارک وجود اس (بابرکت) زمین میں مدفون ہے، پس ان (کے جسدِ اقدس) کی پاکیزہ خوشبو سے اس زمین کے ٹکڑے اور ٹیلے بھی معطر و پاکیزہ ہیں، (یارسول اللہ!) میری جان اس روضہ اقدس پر فدا ہو جس میں آپ آرام فرما ہیں اور (آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم اپنی) اس قبر انور میں (بھی اسی طرح) پاکدامنی اور جود و کرم کا سرچشمہ اور منبع ہیں (جیسے اپنی ظاہری حیاتِ طیبہ میں تھے)۔ (۴۴)

ابو الفداء اسماعیل بن عمر ابن کثیر ۷۷۴ھ اپنی تفسیر میں دوسری روایت نقل کرتے ہیں (حضرت عتبی رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ) وہ اعرابی (روتا ہوا وہاں سے) چلا گیا اور میری آنکھ لگ گئی، تو میں اسی وقت خواب میں حضور نبی اکرم ﷺ

(۴۴) (شعب الایمان للبیہقی، فصل فی الحج، ۳/۴۹۵، رقم الحدیث: ۴۱۷۸، مطبوعہ: دار الکتب العلمیہ، بیروت، لبنان، ۱۴۱۰ھ)

کی زیارت سے مشرف ہوا، آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے مجھے فرمایا: اے عتبی!

اِلْحَقِ الْاَعْرَابِیَّ فَبَشِّرْہُ اَنَّ اللہَ عزوجل قَدْ غَفَرَ لَہٗ

فوراً اس اعرابی کے پاس جاؤ اور اسے یہ خوشخبری سناؤ کہ بے شک اللہ تعالیٰ نے اس کی بخشش فرمادی ہے۔(۳۵)

فوائد: صدر الافاضل مولانا نعیم الدین مرادآبادی رحمۃ اللہ علیہ تفسیر خزائن العرفان میں سورۃ النساء کی آیت ۶۴ کے تحت لکھتے ہیں:

اللہ تعالیٰ کی بارگاہ میں عرضِ حاجت کے لئے اُس کے مقبولوں کو وسیلہ بنانا ذریعہ کامیابی ہے۔

قبر پر حاجت کے لئے جانا بھی "جَآءُوْكَ" میں داخل اور خیرُ القرون کا معمول ہے۔ بعد وفات مقبولانِ حق کو (یا) کے ساتھ ندا کرنا جائز ہے۔

مقبولانِ حق مدد فرماتے ہیں اور ان کی دعا سے حاجت روائی ہوتی ہے۔(۳۶)

اعلیٰ حضرت الشاہ امام احمد رضا خان علیہ رحمۃ الرحمن متوفی ۱۳۴۰ھ فرماتے ہیں:

آج لے ان کی پناہ آج مدد مانگ اُن سے
پھر نہ مانیں گے، قیامت میں اگر مان گیا(۳۷)

قیامت کے دن حضور اکرم ﷺ کے توسل سے جنت ملے گی

امام ابوعبداللہ احمد بن حنبل ۲۴۱ھ اپنی مسند میں نقل کرتے ہیں:

حضرت معاذ بن جبل اور ابوموسیٰ رضی اللہ عنہما بیان فرماتے ہیں کہ حضور نبی اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم (سفر کے دوران) جب کسی منزل پر پڑاؤ ڈالتے تو

---

(۳۵) (تفسیر القرآن العظیم لابن کثیر، تحت سورۃ النساء آیۃ: ۶۴، ج ۱، ص ۵۲۱ مطبوعہ: دار المعرفۃ، بیروت لبنان ۱۴۱۲ھ)

(۳۶) (تفسیر خزائن العرفان تحت الآیۃ: ۶۴ سورۃ النساء، مطبوعہ: ضیاء القرآن پبلی کیشنز لاہور)

(۳۷) (حدائق بخشش حصہ ۱، مطبوعہ: مکتبۃ المدینہ، کراچی)

مہاجرین آپ ﷺ کے اردگرد (کیمپ) ڈال لیتے فرماتے ہیں کہ (اسی طرح کسی سفر کے دوران) ہم ایک جگہ پر اترے تو حضور نبی اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے قیام فرمایا اور ہم آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے اردگرد تھے۔ فرماتے ہیں کہ پس میں اور حضرت معاذ رات کو نیند سے بیدار ہوئے تو (آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کو اپنی جگہ پر نہ پا کر) ہم آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی تلاش میں نکل پڑے پس ہم نے بادلوں کی گڑگڑاہٹ جیسی آواز سنی، اس اثناء میں آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کو تشریف لاتے دیکھا۔ آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے دریافت فرمایا: تمہارا کیا معاملہ ہے؟ انہوں نے عرض کیا: ہم نیند سے بیدار ہوئے تو آپ کو اپنی جگہ پر نہ پا کر ہم ڈر گئے کہ آپ کے ساتھ کوئی معاملہ پیش آیا ہے لہٰذا ہم آپ کی تلاش میں نکل کھڑے ہوئے۔ آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا: ایک آنے والا حالت نیند میں میرے پاس آیا تو اس نے مجھے میری آدھی اُمت کے بغیر حساب کتاب کے جنت میں داخل کئے جانے یا شفاعت کرنے کا اختیار دیا؟ تو میں نے ان کے لیے شفاعت کو اختیار کر لیا، (راوی بیان کرتے ہیں) تو ہم نے عرض کیا:

فَإِنَّا نَسْأَلُكَ بِحَقِّ الْإِسْلَامِ وَبِحَقِّ الصُّحْبَةِ لَمَا أَدْخَلْتَنَا الْجَنَّةَ

بے شک ہم آپ سے اسلام کے حق ہونے اور آپ کے ساتھ صحابیت کا شرف پانے کے وسیلہ سے التجا کرتے ہیں کہ آپ ہمیں جنت میں داخل فرمائیں گے۔

راوی بیان کرتے ہیں کہ لوگ آپ کے اردگرد جمع ہو گئے اور انہوں نے بھی آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سے ہماری طرح عرض کیا اور لوگ بڑھتے گئے پس آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا: بے شک میں اپنی شفاعت ہر اس شخص کے لیے کروں گا جو اس حال میں فوت ہوا کہ اللہ تعالیٰ کے ساتھ شرک نہ کرتا ہو۔ (۳۸)

---

(۳۸) (مسند احمد بن حنبل، حدیث معاذ ابن جبل، ج ۵ ص ۲۳۲، رقم الحدیث ۲۲۰۸۰، مطبوعہ المکتب الاسلامی بیروت لبنان ۱۳۹۸ھ)

باب ششم

حضور ﷺ کی ذاتِ اقدس

سے

حیوانات کا توسّل

اونٹ کا رسول اللہ ﷺ سے توسل

امام سلیمان بن اشعث بن ابی داؤد سجستانی، متوفی ۲۷۵ھ نقل فرماتے ہیں:

حضرت عبداللہ بن جعفر رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ حضور نبی اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم ایک انصاری شخص کے باغ میں داخل ہوئے تو وہاں ایک اُونٹ تھا۔ جب اس نے حضور نبی اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کو دیکھا تو وہ رو پڑا اور اس کی آنکھوں سے آنسو بہ نکلے۔

حضور نبی اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم اس کے پاس تشریف لے گئے اور اس کے سر پر دست شفقت پھیرا تو وہ خاموش ہو گیا۔ آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا:

مَنْ رَبُّ هٰذَا الْجَمَلِ؟ لِمَنْ هٰذَا الْجَمَلُ؟

اس اُونٹ کا مالک کون ہے؟ اور یہ کس کا اونٹ ہے؟

انصار کا ایک نوجوان حاضر خدمت ہوا اور عرض کیا: یا رسول اللہ! یہ میرا ہے۔ آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا:

اَفَلَا تَتَّقِي اللّٰهَ فِي هٰذِهِ الْبَهِيْمَةِ الَّتِي مَلَّكَكَ اللّٰهُ إِيَّاهَا، فَإِنَّهُ شَكَىٰ إِلَيَّ أَنَّكَ تُجِيْعُهُ وَتُدْئِبُهُ

کیا تم اس بے زبان جانور کے معاملے میں اللہ تعالیٰ سے نہیں ڈرتے جس کا اللہ تعالیٰ نے تمہیں مالک بنایا ہے۔ اس نے مجھے شکایت کی ہے کہ تم اسے بھوکا رکھتے ہو اور اس سے بہت زیادہ کام لیتے ہو۔ (۲۹)

بھیڑوں کا رسول اللہ ﷺ سے توسل

ابو محمد عبداللہ بن عبدالرحمن دارمی، متوفی ۲۵۵ھ اپنی سنن میں نقل کرتے ہیں:

حضرت شمر بن عطیہ رضی اللہ عنہ، مزینہ یا جہینہ کے ایک آدمی سے روایت بیان کرتے ہیں کہ حضور نبی اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے نماز فجر ادا فرمائی تو اچانک

---

(۲۹) [illegible]

ایک سو کے لگ بھگ بھیڑیے پچھلی ٹانگوں کو زمین پر پھیلا کر اور اگلی ٹانگوں کو اٹھائے اپنی سرینوں پر بیٹھے ہوئے (باقی) بھیڑیوں کے قاصد بن کر حضور نبی اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی خدمتِ اقدس میں حاضر ہوئے۔ حضور نبی اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا:

تَرْضَخُوْا لَهُمْ شَيْئًا مِنْ طَعَامِكُمْ وَتَأْمَنُوْنَ عَلٰى مَا سِوٰى ذٰلِكَ

(اے گروہِ صحابہ!) تم اپنے کھانے پینے کی اشیاء میں سے تھوڑا بہت ان کا حصہ بھی نکالا کرو اور باقی ماندہ کھانے کو (ان بھیڑیوں سے) محفوظ کر لیا کرو۔

فَشَكَوْا إِلٰى رَسُوْلِ اللّٰهِ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم الْحَاجَةَ قَالَ: فَآذِنُوْهُنَّ

پھر اُن بھیڑیوں نے حضور نبی اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سے اپنی کسی حاجت کی شکایت کی۔ آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا: انہیں اجازت دو۔

راوی بیان کرتے ہیں انہوں نے ان (بھیڑیوں) کو اجازت دی پھر وہ اپنی مخصوص آواز نکالتے ہوئے چل دیے۔ (۵۰)

چڑیا کا رسول اللہ ﷺ سے توسّل

امام ابو عبد اللہ محمد بن عبد اللہ بن محمد حاکم نیشاپوری علیہ رحمۃ ۴۰۵ھ نقل کرتے ہیں:

حضرت عبد اللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ ہم ایک سفر میں حضور نبی اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے ہمراہ تھے ہم ایک درخت کے پاس سے گزرے جس میں ایک خوش آواز چڑیا کے دو بچے تھے، تو ہم نے وہ دو بچے اٹھا لئے۔ راوی بیان کرتے ہیں کہ

فَجَاءَتِ الْحُمَّرَةُ إِلَى النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَآلِهٖ وَسَلَّمَ وَهِيَ تَصِيْحُ

وہ چڑیا حضور نبی اکرم ﷺ کی خدمتِ اقدس میں شکایت کرتے ہوئے حاضر ہوئی۔

---

(۵۰) (سنن دارمی، باب ما اکرم اللہ نبیہ ﷺ بعد موتہ، ج ۱ ص ۲۵، رقم الحدیث: ۲۲، مطبوعہ دار الکتاب العربی بیروت لبنان ...)

آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا:

مَنْ فَجَعَ هٰذِهٖ بِفَرْخَيْهَا؟

کس نے اس چڑیا کو اس کے بچوں کی وجہ سے تکلیف دی ہے؟

راوی بیان کرتے ہیں کہ تو ہم نے عرض کیا: ہم نے، آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا: اس کے بچے اسے لوٹا دو۔ (۵۱)

ہرنی کا رسول اللہ ﷺ کی بارگاہ میں توسل

ابو القاسم سلیمان بن احمد بن ایوب بن مطیر الطبرانی ۳۶۰ھ نقل فرماتے ہیں:

حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ ایک دفعہ حضور نبی اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم ایک گروہ کے پاس سے گزرے۔ انہوں نے ایک ہرنی کو شکار کر کے ایک بانس کے ساتھ باندھ رکھا تھا۔ اس ہرنی نے عرض کیا:

يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ، اِنِّيْ وَضَعْتُ وَلِيْ خِشْفَانِ فَاسْتَأْذِنْ لِيْ اَنْ اُرْضِعَهُمَا ثُمَّ اَعُوْدُ اِلَيْهِمْ

یا رسول اللہ! میرے دو چھوٹے بچے ہیں جنہیں میں نے حال ہی میں جنا ہے۔ پس آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم مجھے ان سے اجازت دلوا دیں کہ میں اپنے بچوں کو دودھ پلا کر واپس آ جاؤں۔ آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا:

اَيْنَ صَاحِبُ هٰذِهٖ؟ فَقَالَ الْقَوْمُ: نَحْنُ، يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ

اس کا مالک کہاں ہے؟ اس گروہ نے کہا: یا رسول اللہ، ہم اس کے مالک ہیں۔

حضور نبی اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا:

خَلُّوْا عَنْهَا حَتّٰى تَأْتِيَ خِشْفَيْهَا تُرْضِعُهُمَا وَتَأْتِيَ اِلَيْكُمْ

اسے چھوڑ دو یہاں تک کہ یہ اپنے بچوں کو دودھ پلا کر تمہارے پاس واپس آ جائے۔

انہوں نے عرض کیا: یا رسول اللہ ﷺ!

---

(۵۱) (المستدرک للحاکم، کتاب الذبائح، ج ۴، ص ۲۶۷، رقم الحدیث: ۷۵۹۹، مطبوعہ: دار الکتب العلمیہ، بیروت، ۱۴۱۱ھ)

وَمَنْ لَنَا بِذٰلِكَ. يَا رَسُوْلَ اللهِ؟ قَالَ: أَنَا

اس کی واپسی کی ہمیں کون ضمانت دے گا؟ آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا: میں!

انہوں نے ہرنی کو چھوڑ دیا پس وہ گئی اور اپنے بچوں کو دودھ پلا کر واپس لوٹ آئی۔ انہوں نے اسے پھر باندھ دیا۔ جب حضور نبی اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم دوبارہ ان لوگوں کے پاس سے گزرے اور ان سے پوچھا: اس کا مالک کہاں ہے؟ اس گروہ نے عرض کیا: یارسول اللہ! وہ ہم ہی ہیں۔ آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا:

تَبِيْعُوْنِيْهَا؟ قَالُوْا: يَا رَسُوْلَ اللهِ، هِيَ لَكَ. فَخَلُّوْا عَنْهَا. فَأَطْلَقُوْهَا. فَذَهَبَتْ

کیا تم اس ہرنی کو مجھے فروخت کرو گے؟ انہوں نے عرض کیا: یارسول اللہ! یہ آپ ہی کی ہے۔ پس انہوں نے اسے کھول کر آزاد کر دیا اور وہ چلی گئی۔ (۵۲)

اختتامیہ جملے

جس طرح نبی کریم ﷺ کی رحمت کُل کائنات میں سرایت کیے ہوئے ہے اسی طرح آپ ﷺ کا وسیلہ کل کائنات کی کفایت کیے ہوئے ہے۔ بشر تو بشر ہے ہر مخلوق کے دل میں اس طرح ہدایت کیے ہوئے کہ ہر شجر و حجر، چرند و پرند بھی اسے اختیار کیے ہوئے ہے۔

اللہ تعالیٰ کی بارگاہ میں دعا ہے کہ حضور اکرم ﷺ کے وسیلے سے وہ ہماری حتمی بخشش و مغفرت فرمائے اور ہماری اس کاوش کو اپنی باگارہ میں قبول و منظور فرمائے۔ (آمین)

(۵۲) (المعجم الاوسط للطبرانی، باب الالف، من اسمہ احمد، [illegible] مطبوعہ مکتبۃ المعارف، ریاض، سعودی عرب)

خلاصہ کتاب ایک نظر میں

وسیلہ کی اقسام

وسیلہ کی اصل میں دو قسمیں ہیں (۱) ممنوع (۲) مشروع

ممنوع (ناجائز)

دشمنانِ خدا اور بتوں کو وسیلہ بنانا

مقبول بندوں کو معبود سمجھ کر وسیلہ بنانا

مشروع (جائز)

قربِ الٰہی کے لیے عبادت و ریاضت کو وسیلہ بنانا

حاجت پوری کروانے کے لیے کسی کو وسیلہ بنانا

حاجت پوری کروانے کے لیے وسیلہ بنانے کی چار (4) قسمیں

(۱) مقبول عمل کا وسیلہ
(۲) مقدس مقام کا وسیلہ
(۳) متبرک شئے کا وسیلہ
(۴) مقبول ہستی کا وسیلہ

مقبول ہستی کو وسیلہ بنانے کی تین (3) قسمیں

(۱) مقبول ہستی کی ولادت سے قبل اُسے وسیلہ بنانا

(۲) مقبول ہستی کی زندگی میں اُسے وسیلہ بنانا

(۳) مقبول ہستی کی وفات کے بعد اُسے وسیلہ بنانا

حضور اکرم ﷺ کو وسیلہ بنانے کی تین (3) صورتیں

(۱) وسیلہ جنانی (یہ عقیدہ رکھنا کہ ہر نعمت حضور ﷺ کے توسّل سے ہے)

(۲) وسیلہ لسانی (زبان سے حضور ﷺ کا وسیلہ پیش کرنا)

(۳) وسیلہ عملی (نیک اعمال حضور ﷺ کی طرف سے کرنا)

ماخذ و مراجع

کتاب	مصنفین / مؤلفین	مطبوعہ
ترجمۂ کنز الایمان	اعلیٰ حضرت امام احمد رضا خان متوفی ۱۳۴۰ھ	آزاد پبلشرز
التفسیر الکبیر	امام فخر الدین محمد بن عمر تیمی رازی رحمۃ اللہ علیہ متوفی ۶۰۶ھ	دار الکتب العلمیہ تہران ایران
تفسیر القرآن العظیم لابن کثیر	ابو الفداء اسماعیل بن عمر ابن کثیر ۷۷۴ھ	دار المعرفہ بیروت لبنان ۱۴۲۰ھ
تفسیر نور العرفان	مفتی احمد یار خان نعیمی متوفی ۱۳۹۱ھ	نعیمی کتب خانہ گجرات
تفسیر خزائن العرفان	مولانا نعیم الدین مراد آبادی متوفی ۱۳۶۷ھ	ضیاء القرآن پبلی کیشنز لاہور
تفسیر نعیمی	مفتی احمد یار خان نعیمی متوفی	ضیاء القرآن پبلی کیشنز لاہور
صحیح بخاری	ابو عبداللہ محمد بن اسماعیل بخاری متوفی ۲۵۶ھ	دار القلم بیروت لبنان
صحیح مسلم	امام مسلم بن حجاج بن مسلم القشیری متوفی ۲۶۱ھ	دار احیاء التراث العربی بیروت
سنن ترمذی	ابو عیسیٰ محمد بن عیسیٰ ترمذی السلمی ۲۷۹ھ	دار احیاء التراث العربی بیروت
سنن ابی داؤد	ابو محمد عبداللہ بن عبد الرحمن دارمی متوفی ۲۵۵ھ	دار الفکر بیروت لبنان
مسند احمد بن حنبل	امام احمد بن حنبل رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ متوفی ۲۴۱ھ	المکتب الاسلامی بیروت لبنان
سنن داری	امام ابوبکر احمد بن حسین بن علی بن عبداللہ البیہقی متوفی ۴۵۸ھ	دار الکتاب العربی بیروت لبنان ۱۴۰۷ھ
المستدرک للحاکم	ابو عبداللہ محمد بن عبداللہ الحاکم النیشاپوری، المتوفی ۴۰۵ھ	دار الکتب العلمیہ بیروت لبنان
المعجم الاوسط للطبرانی	ابو القاسم سلیمان بن احمد بن ایوب بن مطیر الطبرانی ۳۶۰ھ	مکتبۃ المعارف ریاض سعودی عرب
شعب الایمان	امام احمد بن حسین بن علی البیہقی، المتوفی ۴۵۸ھ	دار الکتب العلمیہ بیروت
مصنف عبد الرزاق	امام ابو عبداللہ محمد بن اسماعیل بخاری متوفی ۲۵۶ھ	المکتب الاسلامی بیروت ۱۴۰۳ھ
فتح الباری شرح صحیح بخاری	امام احمد بن علی کنانی ابن حجر عسقلانی رحمۃ اللہ علیہ متوفی ۸۵۲ھ	دار نشر الکتب الاسلامیہ لاہور
الخصائص الکبریٰ	امام جلال الدین ابو الفضل عبد الرحمن بن ابی بکر السیوطی متوفی ۹۱۱ھ	مکتبہ نوریہ رضویہ فیصل آباد پاکستان
الادب المفرد	ابو عبداللہ محمد بن اسماعیل بخاری متوفی ۲۵۶ھ	دار البشائر الاسلامیہ بیروت لبنان ۱۴۰۹ھ
لسان العرب	امام العلامہ ابو الفضل جمال الدین محمد بن مکرم المصری ۷۱۱ھ	دار صادر بیروت لبنان
المفردات فی غریب القرآن	امام ابو القاسم حسین بن محمد راغب اصفہانی متوفی ۵۰۲ھ	قدیمی کتب خانہ کراچی
حدائق بخشش	اعلیٰ حضرت امام احمد رضا خان متوفی ۱۳۴۰ھ	مکتبۃ المدینہ کراچی


100,000
MoneyGram
HBL
www.saylaniwelfare.com
111 729 526